

کورونا وائرس میں مسلمان کا انفرادی سطح پر رویہ (شریعت اسلامیہ کے تناظر میں)

THE INDIVIDUAL ATTITUDE OF MUSLIMS TOWARDS PANDEMIC DISEASE COVID-19 (IN THE CONTEXT OF ISLAMIC LAW)

1. ثوبیہ مریم

لیکچرر، شعبہ عربی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی

2. حافظ ذیشان طاہر

پی ایچ ڈی سکالر، منہاج یونیورسٹی لاہور

3. ڈاکٹر راحت اجمل

پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج، انچارج شعبہ عربی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی

4. حافظہ فروا افتخار

لیکچرر، شعبہ عربی لاہور کالج برائے خواتین

The coronavirus has become a global epidemic, which has affected every living being, including humans on the planet. This contagious epidemic has had a devastating effect on the health system, the economy, the routine of worship, education and learning activities, individual and family life, the national and social system, and economic and social development projects. What should be the attitude of a Muslim at the individual level in that deadly global epidemic? In answer to these questions; in the light of the arguments of the Qur'an and Sunnah, it has come to light that a Muslim should prioritize the concept of life and health at the individual level and its practical steps. It is one of the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) to abstain from transportation and to maintain social distance during epidemics. Overcoming psychological problems includes having positive thoughts and actions, letting go of stress and not pausing for unreliable news. The above-mentioned Shariah arguments suggest that whether it is a coronary heart disease or other epidemic, a Muslim should make positive changes in his behavior at the individual level under the teachings of Islam in order to protect his life and the lives of others.

Key Words: Covid 19, Individual, Muslim, Attitude, Islam

کورونا وائرس نے ایک جہانی، ہنگامی اور خطرناک صورتحال پیدا کر دی ہے ان حالات میں ایک مؤمن کو اپنے رویے میں کس قسم کی تبدیلیاں اور کون کون سے تعلیمات کو اپنانا ہے تاکہ صحت و جان کی حفاظت ممکن ہو سکے۔ ذیل میں اس حوالہ سے مکمل دلائل کے ساتھ مذکورہ موضوع کو بیان کیا جاتا ہے۔

1. کورونا وائرس کیا ہے؟

موجودہ دور میں جس شے نے ہر شخص کی زندگی کو تھس نہیں کر کے رکھ دیا ہے وہ کورونا وائرس ہی ہے لہذا کورونا وائرس کی تعریف، مقام پیدائش، پہچان اور علامات کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ:

”نیا کورونا وائرس (CoV) کورونا وائرس کی نسل سے تعلق رکھنے والے وائرس کی ایک حال ہی میں سامنے آنے والی قسم ہے۔ اس نئے کورونا وائرس سے ہونے والی بیماری کی پہلی بار شناخت چین کے شہر وہان میں ہوئی اور اسے کورونا وائرس سے ہونے والی بیماری کو 2019 (کووڈ-19) کا نام دیا گیا۔ بیماری کے اس نام میں ’کو‘ کا مطلب ’کورونا‘، ’وی‘ کا مطلب ’وائرس‘، جبکہ ’ڈ‘ کا مطلب disease یعنی بیماری ہے۔ اس سے قبل اس بیماری کو ’2019 نیا کورونا وائرس‘ یا ’2019-این کو‘ کا نام بھی دیا گیا تھا۔ کووڈ-19 حال ہی میں سامنے آنے والا وائرس ہے جس کا تعلق کورونا وائرس کے اسی خاندان سے ہے جو نظام تنفس کی شدید ترین بیماری کی مجموعی علامات (سارس) اور نزلہ زکام کی عام اقسام پھیلانے کا باعث بنا تھا۔“⁽¹⁾

1.2 کرونا وائرس کے منفی اثرات اور مسائل

کرونا وائرس کی بیماری ایک عالمگیر وباء کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ہر شہر، ہر ملک اور براعظم اس موذی متعدی مرض کی تباہ کاریوں کا شکار ہو رہا ہے الغرض اس وبائی مرض کی وجہ سے عالمی سطح پر رواں دواں زندگی تھم سے گئی ہے۔ ہنوز اس کی دہشت اور خطرہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ انسانی صحت اور جان پر اس کے شدید اثرات کا اندازہ عالمی ادارہ صحت کے آٹھ جون 2021 کے تازہ اعداد و شمار سے ہوتا ہے کہ:

”اب تک دنیا بھر میں اس وائرس سے متاثرہ افراد کی تعداد سترہ کروڑ چھتیس لاکھ نو ہزار سات سو بہتر (173,609,772) اور کل اموات سینتیس لاکھ بیالیس ہزار چھ سو تیرپن ہیں (3,742,653)۔“⁽²⁾

یہ اعداد و شمار تو مجموعی طور پر کرونا وباء کی ہلاکت انگیزی کو بیان کر رہے ہیں مگر دنیا کی بعض بڑی معیشت اور آبادی والے ممالک میں اس کی تباہ کاریاں اور بھی شدید ہیں جیسا کہ جان ہاکنزیو نیورسٹی کے نوجون کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں:

”امریکہ میں پانچ لاکھ اٹھانوے ہزار تین سو تیس (598,330)، انڈیا میں تین لاکھ تیرپن ہزار پانچ سو اٹھائیس (353,528)، برازیل میں چار لاکھ چھتر ہزار سات سو بانوے (476,792)، میکسیکو میں دو لاکھ اٹتیس ہزار ایک سو (229,100)، برطانیہ میں ایک لاکھ اٹھائیس ہزار ایک سو اٹھارہ (128,118) لوگ موت کی نیند سوچکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی رکنے کا نام نہیں لے رہا۔“⁽³⁾

اگر ملک پاکستان میں کرونا وائرس کے خطرات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کرونا وائرس کے باعث متاثرین اور اموات کا سلسلہ دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے جیسا کہ حکومت پاکستان کے نوجون کے اعداد و شمار سے واضح ہے:

”کل متاثرین نو لاکھ چھتیس ہزار ایک سو اٹتیس (936,131)، کل اموات اکیس چار سو تیرپن (21,453)، انتہائی نگہداشت کے مریض تین ہزار چھ سو تیس (3,630) ہیں جو کہ زندگی موت کی جنگ لڑ رہے ہیں اور موجودہ کینسرز کا تناسب (3.89) ہے۔“⁽⁴⁾

اس وائرس کے منفی اثرات و نقصانات صرف انسانی جان اور صحت پر ہی ظاہر نہیں ہوئے بلکہ اس وباء نے عالمی معیشت و سیاست، نظام عبادات و سماجیات، تعلیم و تعلم اور انسانی تعمیر و ترقی سمیت انسانی زندگی سے جڑے ہر شعبہ کی بقاء و تسلسل کو خطرات سے دوچار کر رکھا ہے جس کے باعث عالمگیر مسائل بیروزگاری، بھوک، افلاس، صحت کی ناکافی سہولیات اور عدم تحفظ جان و مال نے جنم لیا ہے۔

”متعدی مرض کرونا وائرس نے انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات کو بے حد متاثر کیا ہے مثلاً کمرشل اسٹبلشمنٹ، تعلیمی، اقتصادی، مذہبی، ذرائع حمل و نقل، سیاحتی، تجارت، سیاحتی صنعت، غذائی تحفظ اور کھیل کود وغیرہ الغرض کرونا وائرس کا اس قدر پھیل جانا بین الاقوامی اقتصادیات کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دینے والا ایک اساسی محرک ہے۔“⁽⁵⁾

مذکورہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوا کہ کرونا وائرس سے جنم لینے والے عالمگیر انسانی، اقتصادی اور معاشرتی وغیرہ بحرانی کیفیت نے مسلمان کے انفرادی سطح سے کراہتی سطح تک کے شب و روز کے معاملات و احوال کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ زیر نظر سطور میں کرونا وبائی مرض کے دوران مسلمان کے انفرادی رویہ کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں دلائل کے ساتھ ذکر کیا جائے گا تاکہ موجودہ مسائل میں ایک مسلمان کے لیے واضح لائحہ عمل میسر آسکے۔

2. موضوع مذکور کی تعریف

کرونا وباء میں مسلمان کے رویہ پر بحث سے پہلے رویہ کے معانی کو کتب لغت سے ذکر کیا جانا ضروری ہے تاکہ موضوع کے معنی و مفہوم کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔

اردو لغت کی معروف کتاب فرہنگ آصفیہ میں مولوی نذیر احمد رویہ کے معانی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رویہ (یا تشدید کے ساتھ) فارسی زبان کا کلمہ اور اسم مذکر ہے۔ جس کا معانی ہیں چال چلن، دستور، قاعدہ، برتاؤ، محاورہ، ریت، ضابطہ، معمول، ڈھنگ، طور، طریق، رسم، روش۔⁽⁶⁾

درج بالا تعریف کی روشنی میں موضوع مذکور کا مفہوم یہ ہوا کہ عالمگیر وبا کرونا وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والے ہمہ گیر مسائل سے نمٹنے کے لیے ایک مؤمن شریعت اسلامیہ کے احکامات کے تناظر میں کس انداز اور طور طریقے کے ساتھ زندگی گزارتا ہے تاکہ جہاں وہ اپنے آپ کو اس موذی وباء سے بھی بچالے اور ساتھ ہی اپنی مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی زندگی کو بھی احسن انداز میں گزار سکے۔

3. کرونا و بائی مرض کے دوران مسلمان کے ہاں جان کی حفاظت کا تصور اور اس پر عمل

انسانی جان اور صحت کی حفاظت ہر مؤمن پر لازم ہے کیونکہ یہ رب تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس وباء کے دوران جہاں دنیا میں ہر روز ہزاروں لوگ اپنی جانیں گنوار ہیں تو ان حالات میں ایک مسلمان پر لازم آتا ہے کہ وہ تمام تر احتیاطی تدابیر پر عمل کرے جو کہ ماہرین صحت نے تجویز کی ہیں۔

اللہ رب العزت نے قرآن میں انسانی جان کی حفاظت کی غرض سے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (7)

”اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔“

اسی انسانی جان کی حفاظت اور صحت کے تحفظ کے لیے اللہ رب العزت نے مریض اور مسافر کو روزہ افطار کرنے کی رخصت عطا فرمائی۔ اضطراری حالات میں جان بچانے کی غرض سے مردار اور خنزیر کا گوشت کھانے کی بھی رخصت دے دی گئی لہذا مسلمان کو چاہیے کہ اس وباء کے دوران اپنی جان اور صحت کے تحفظ کے متعلق ہر وقت مستعد رہے تاکہ وہ اپنے رب کریم کے حضور سرخرو ہو سکے۔

4. کرونا و بباء کے تناظر میں مسلمان کا احتیاطی تدابیر اور توکل کے متعلق رویہ

انسانی جان اور صحت کی حفاظت کی غرض سے احتیاطی تدابیر کو اپنانا اور ان پر عمل کرنا یقیناً ایک مؤمن کی شرعی و آئینی ذمہ داری ہے۔ حالیہ کرونا و بباء کے دوران حکومتوں اور ماہرین صحت کی جانب جو احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں ان پر من و عن کرنا ہی مؤمن کی ذمہ داری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا رَجُلُ! أَعْطَلْهَا وَأَتَوَكَّلْ، أَوْ أَطْلُقْهَا وَأَتَوَكَّلْ قَالَ: أَعْطَلْهَا وَأَتَوَكَّلْ (8)

”ایک شخص نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول! کیا میں اونٹ کو باندھ کر اللہ پر توکل کروں؟ یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے باندھ دو پھر توکل کرو۔“

مذکورہ بالا حدیث رسول ﷺ ایک مؤمن کے لیے ضابطہ حیات ہے کہ پہلے تمام تر ممکنہ تدابیر کو اختیار کیا جائے اور پھر اُس کے بعد تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل یعنی بھروسہ کرنا چاہیے۔ اس بحث کے بعد ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم کرونا وائرس سے بچاؤ کی غرض سے ماسک پہنیں، ہینڈ سینی ناز کریں، سماجی دوری اور دیگر احتیاطی تدابیر پر عمل کو یقینی بنانے کے بعد اپنے رب پر بھروسہ کریں۔

5. کرونا وائرس کی وباء کے دوران مسلمان کا سفر سے اجتناب کرنا

جس شہر، ملک میں کسی بھی قسم کا وبائی مرض پھیل چکا ہو تو اس جگہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل نہیں ہونا چاہیے اور نہ وباء سے محفوظ جگہ سے سفر کر کے وباء زدہ علاقہ میں جانا چاہیے۔ یہ ہے وہ عظیم اصول حکمت و طب جو آج سے چودہ سو سال پہلے تاجدار کائنات ﷺ نے انسانیت کو عطا فرمایا۔

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے طاعون زدہ علاقہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

ان عمر بن الخطاب خرج إلى الشام فلما جاء سرغ بلغه ان الوباء قد وقع بالشام فأخبره عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه فرجع عمر بن الخطاب من سرغ (9)

”بلاشبہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام کی طرف نکلے۔ پس جب مقام سرغ پہنچے تو انہیں یہ خبر پہنچی کہ ملک شام میں وباء پھیل چکی ہے چنانچہ عبد الرحمن بن عوف نے روایت بیان کی کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی سرزمین (وباء) پھیلنے کا سنو تو اس جگہ داخل نہ ہو اور اگر ایسی جگہ پھیل جائے جہاں تم ہو پس تم وہاں نہ بھاگ کر نہ نکلو۔ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام سرغ سے ہی واپس تشریف لے آئے۔“

یہ حدیث نبوی اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ کرونا و بباء کے دوران سفر سے حتی الامکان بچنا چاہیے لہذا مسلمان پر لازم ہے کہ وبائی مرض میں خود کو قرنطینہ میں ہی رکھیں تاکہ خود بھی محفوظ رہیں اور دوسرے بھی اس مرض سے بچے رہیں۔

6. کرونا و بباء کے دوران سماجی دوری کے متعلق مسلمان کا رویہ

کرونا و بباء سے بچاؤ کا ایک آسان اور واحد حل سماجی دوری کا رویہ قائم رکھنا ہے جس پر چلتے ہوئے ایک مؤمن اپنی جان اور دوسروں کی جان کو بھی بیماریوں سے بچا سکتا ہے کیونکہ حالیہ کرونا و بباء میں ماہرین صحت نے سماجی دوری قائم رکھنے کے متعلق بہت زیادہ زور دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں بھی ہمیں سماجی دوری کے متعلق رہنمائی میسر آتی ہے:

كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَدْ بَالِغْنَاكَ فَأَرْجِعْ⁽¹⁰⁾
”قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک شخص جذام (کوڑھ) کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا کہ ہم نے تیری بیعت
کر لی ہے تو (وہیں سے) واپس چلا جا۔“

یہ حدیث مبارکہ اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ کورونا وائرس اور اس طرح کے دیگر متعدی امراض میں مبتلا افراد سے دور رہنا سنت رسول ﷺ ہے لہذا
آج کے مسلمان کو بھی چاہیے کہ وہ سنت پر عمل کر کے اپنی اور دوسری کی صحت و جان کا خیال رکھے۔
اسی طرح نبی کریم ﷺ نے خارش زدہ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں وارد ہوا:
لَا يُورَدَنَّ مُمَرَضٌ عَلَى مُصِحٍّ⁽¹¹⁾
”بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے۔“

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ متعدی مرض کا شکار فرد یا مرض سے مشکوک فرد سے سماجی دوری قائم رکھنا سنت رسول ﷺ
ہے لہذا ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم اس کورونا وائرس کے دوران احتیاطی تدابیر پر کماحقہ عمل کریں۔

7. لاک ڈاؤن کے دوران مسلمان گھروں میں ہی ٹھہرے رہنا

کورونا وائرس کی وباء سے بچاؤ اور عدم پھیلاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر میں سے سب سے مؤثر تدبیر لاک ڈاؤن کی تجویز کی گئی لہذا عالمگیر سطح پر حکومتوں نے
اپنے اپنے شہریوں کو گھروں میں ہی رکھنے کے لیے مکمل یا جزوی لاک ڈاؤن پر عمل کیا۔

متعدی امراض کے دوران حفاظت و جان کے لیے گھروں میں ہی قیام کرنے کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَنْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ شَاءَ فَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَذْبٍ يَقَعُ فِي الطَّاغُوتِ
فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ مِثْلَ أُجْرٍ شَهِيدٍ⁽¹²⁾

”یہ (طاعون) اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے، جو اللہ جن پر چاہے بھیجتا ہے اور مومنوں کے لئے باعثِ رحمت بھی ہوتا ہے۔ اور وہ یوں
کہ جو شخص بھی طاعون پھیلنے کے بعد اپنے ملک (یا گھر) میں ثواب کی نیت سے صبر کر کے بیٹھا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اسے وہی کچھ
ہو گا جو اللہ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے، تو اس کے لیے شہید جیسا اجر ہے۔“

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ کورونا وائرس کے دوران بیماری سے بچاؤ کے لیے لگائے جانے والے لاک ڈاؤن میں حکومتی
ہدایات کے مطابق کاروبار زندگی کو ترک کر کے گھروں میں صبر کے ساتھ بیٹھے رہنا عین حکم شریعت ہے اور اگر پھر بھی احتیاط کے باوجود موت آجائے تو پھر اس شخص کو
شہید کے برابر اجر ملے گا۔

8. کورونا وباء کے دوران مسلمان معاشرہ کی فلاح کے لیے انفرادی سطح پر رویہ

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے اپنے احکامات و تعلیمات کی بنیاد ہی انسانی فلاح و بہبود پر رکھی ہے۔ قرآن و سنت میں جابجا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
ﷺ کے فرامین مومنین کو مسکینوں، یتیموں اور محتاجوں کی دادرسی کا حکم دے رہے ہیں۔ اس انسانی فلاح و بہبود کی بابت اللہ تبارک و تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا:
إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَآئِينَ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ⁽¹³⁾

”پیشک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے
دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرض داروں
کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے،
اور اللہ خوب جانتے والا بڑی حکمت والا ہے“

مذکورہ آیات مبارکہ میں اللہ رب العزت نے زکوٰۃ اور دیگر صدقات و خیرات کے مصارف کو نہایت صراحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جو دین اسلام کے
تصور فلاح و بہبود کو بخوبی بیان کرتے ہیں۔ جن محتاج انسانی طبقات کا نام لے کر ان کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرنے کا حکم دیا وہ یہ ہیں:

- 1- فقراء
- 2- مساکین
- 3- عاملین (زکوٰۃ کے محکمہ میں کام کرنے والے افراد کے لیے)
- 4- تالیف قلب (غیر مسلموں کو اسلام کی طرف رغبت کی نیت سے)
- 5- غلام آزاد کرانا
- 6- مقروض

7- اللہ کے راستے
8- مسافر

درج بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرہ میں موجود ضرورت مند لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنا صاحب نصاب مسلمانوں پر شرعاً فرض قرار دیا ہے لہذا دین اسلام کا نظام سراسر انسانی بہبود کے تصور پر قائم ہے۔

پراہمارا لہذا ایک مؤمن کا چاہیے کہ وہ اس وبائی مرض کے دوران ناگفتہ بہ حالات میں معاشرہ کی فلاح و بہبود کو اپنا فرض سمجھ کر ادا کرے۔

9. کرونا وباء کے دوران حفظ صحت و جان کے لیے مستند خبروں پر یقین و عمل کے کے متعلق مسلمان کا رویہ

کرونا وائرس نے جہاں پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے تو وہیں اس وباء کے مصنوعی (انسان کے لب میں پیدا کرنے)، خبریں، ویڈیو لگوانے سے دو سال میں فوت ہو جانے کی خبریں وغیرہ عام مسلمان کو ذہنی و فکری الجھن کا شکار کر دیا ہے۔ ان حالات میں مؤمنین کی راہنمائی کے لیے قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ نے ہمیں واضح لائحہ عمل عطا فرمایا ہے کہ ہم غیر مستند خبروں اور تجزیوں کے بارے میں کس طرح رد عمل دیں۔

ذیل میں درج قرآن کریم کی آیت کریمہ ہمیں تحقیق و علمی میدان میں ایک علمی منہج اختیار کرنے کی جانب متوجہ کر رہی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (14)

”اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔“

درج بالا آیت مبارکہ مسلمانوں کو فاسقین کی روایت کی گئی خبروں پر توقف کرنے کو واجب قرار دے رہی ہے۔ یہ آیت مسلمانوں کو فاسقین کی روایات کی چھان پھنگ اور صحت ثبوت کو چیک کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ آیت بغیر وضاحت و توقف اور ثبوت کے ان روایات کی تصدیق و قبولیت کرنے سے ڈرا بھی رہی ہے کیونکہ ان روایات کے اوپر کم علم مسلمان اپنے غلط، خطرناک نتائج والے اعمال و تصرفات کی بنیاد رکھتے اور اپنی اس جہالت کی وجہ سے دوسروں کو مصیبت میں مبتلا کر دینے کے بعد اس جلد بازی، بے وقوفی پر اظہار ندامت کرتے ہیں۔

10. غیر مستند خبروں اور تجزیوں پر توقف نہ کرنے کا حکم ربانی

قرآن کریم کی آیات میں تحقیق و معرفت کے متعلق ہمیں علمی منہج اختیار کرنے کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (15)

”اور (اے انسان!) تو اس بات کی پیروی نہ کر جس کا تجھے (صحیح) علم نہیں، بیشک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔“

ولا تَقْفُ سے مراد لا تتبع تو پیروی نہ کر۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ ایک مسلمان کو ہر اس شے کی پیروی سے منع کر رہی ہے جس کا بارے میں اسے یقینی علم نہ ہو جیسا کہ مثال کے طور پر مختلف واقعات، اخبار، معلومات وغیرہ۔ اسی طرح یہ آیت مسلمان کو پھیلائی گئی خبروں کی تصدیق کرنے یا اقوال و روایات میں جھوٹی باتوں کو قبول کرنے سے ڈراتی ہے۔ درج بالا آیت کریمہ مسلمان کو خبردار کر رہی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو کان، آنکھ اور دل کے حواس کے ذریعے سے اس کے لیے ادراک کی کھڑکیاں اور معرفت کے وسائل عطا کر دیے ہیں۔ لہذا اس کو چاہیے کہ جو صحیح روایات ہیں ان کو قبول کر لے اور اس کے علاوہ کی طرف نظر نہ کرے اور ان معرفت و حواس کے ذرائع کو بحث و تحقیق کے دوران خوب استعمال کرے۔

اگر ایک مسلمان نے ان معرفت کے ذرائع اور حواس کو استعمال کرنے میں غفلت کا مظاہرہ کیا اور ان وسائل کے عمل کو معطل کیا تو پھر اللہ مسلمان سے اس کے متعلق سوال کریں گے اور جھوٹی روایات کی تصدیق کرنے، کہانیوں کی پیروی پر اس کا محاسبہ کیا جائے گا۔

11. کرونا وباء کے دوران مسلمان کا شدید ذہنی دباؤ کو ترک کرنے کے متعلق رویہ

فکر و ذہن ہی انسانی اعمال کے لیے بیج کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے شریعت اسلامیہ نے وباء و امراض کے دوران مسلمان کی ذہنی صحت کو بحال رکھنے اور ذہنی دباؤ کو ترک کرنے کے لیے مختلف احکامات و ارشادات جاری فرمائے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءٌ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ⁽¹⁶⁾

”مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کے لئے ہر معاملہ میں بھلائی ہے اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ اسے خوشی اور خوشحالی ملے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو (اللہ کی رضا کے لیے) صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔“

یہ حدیث مبارکہ ایک مومن کو مرض کے دوران ذہنی دباؤ سے نکالنے اور بیماری میں بھی اجر و ثواب کے متعلق راہنمائی کر رہی ہے کہ جب انسان کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو مایوسی اس کے گرد منڈلانا شروع کر دیتی ہے کہ وہ اس خطرناک مرض سے شفا یاب نہیں ہوگا، اس کا تو علاج ہی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ مریض کو مایوسی سے نکالنے اور اس کی ذہنی صحت کو مثبت رکھنے کے لیے اسلام نے مریض سے تسلی و ہمدردی کے کلمات کہنے کا حکم دیا۔ رسول اکرم ﷺ کا دستور اور معمول یہ تھا کہ جب آپ ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، ان سے ایسی باتیں کرتے جن سے ان کو تسلی ہوتی اور ان کا غم ہلکا ہوتا، عام طور پر کسی بھی مریض کے پاس جانے کے بعد آپ ﷺ ان سے طبیعت کے بارے میں دریافت کرتے پھر فرماتے:

لَا نَاسَ طَهْوَرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ⁽¹⁷⁾

”گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے، خدا نے چاہا تو یہ مرض جاتا رہے گا اور یہ مرض گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔“

یہ ہے وہ سنت رسول ﷺ اور ارشادات و احکامات جو ایک مومن کو بیماری کے دوران ذہنی صحت کو درست اور متوازن رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔

12. کرد و ناپائی مرض میں مسلمان کا مثبت سوچ اور عمل کا حامل رہنا

مثبت سوچ و عمل پر کاربند رہنا عبادت ہے۔ دنیاوی زندگی میں جس طرح کے بھی مشکل سے مشکل تر اور بد سے بدترین حالات کیوں نہ ہو ایک مومن مسلمان ہر لمحہ مثبت فکر و عمل کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوڑتا۔ فی زمانہ کرونا وائرس کی وجہ سے جہاں ہر طرف بے شمار لوگ افرا تفری اور نفسا نفسی کے عالم میں مایوس ہو رہے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مثبت فکر و عمل کو اپنائیں تاکہ دنیا و آخرت سنور جائے۔

مومن کے لیے ہر قسم کے مصائب و آلام میں یہ بات مثبت سوچ کے لیے نہایت اہم ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ⁽¹⁸⁾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن ظن رکھنا حسن عبادت میں سے ہے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے منفی سوچ اور گمان رکھنے سے منع فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ⁽¹⁹⁾

”اے ایمان والو! بہت سارے گمانوں سے بچو، بلاشبہ بعض گمان گناہ ہیں۔“

اسی طرح ایک مومن ہر قسم کی مشکل اور آفت میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اُس کا خالق و مالک اُس کے لیے آسانی چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ⁽²⁰⁾

”اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔“

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُنِيعَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ⁽²¹⁾

”اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم اس کے شکر

گزار بنو۔“

مذکورہ بالا آیات سے بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین کے لیے ہر حال میں آسانی چاہتے ہیں اور رب کریم اپنے بندوں پر کسی بھی طرح سے

مشکل نہیں چاہتے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی امت کو آسانیاں و خوشخبریاں دینے اور نفرت و اختلاف سے دور رہنے کی تلقین فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَسِّرَا وَلَا تُنْفِرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا⁽²²⁾

”تم دونوں آسانی پیدا کرنا، تنگی پیدا نہ کرنا، خوش خبری دینا، نفرت نہ دلانا، اور خوشی سے ایک دوسرے کی تابع داری کرنا، اختلاف نہ کرنا۔“

درج بالا حدیث پاک بھی آج کے اس کرونا زدہ ماحول میں یہ پیغام دے رہی ہے کہ اپنی ذات اور معاشرہ میں آسانی، خوشخبری کے پیغامات اور فکر کو عام کرو اور معاشرہ سے نفرت، مشکلات پیدا کرنے سے دور رہو۔

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (23)

”پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔“

اس آیت سے ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہمیں ہر مشکل کے وقت گھبراہٹ نہیں چاہیے بلکہ پُر امید اور حوصلہ افزا اقدامات کرتے ہوئے اپنے رب کریم سے آسانی کی امید رکھنی چاہیے یہی وہ تصور ہے مثبت سوچ و فکر کا جو اسلام ہمیں دیتا ہے۔

حاصل کلام

کرونا وائرس کی وبا میں ایک مسلمان کا انفرادی رویہ کس طرح کا ہونا چاہیے چاہے وہ روپیہ مذہبی و دینی سطح پر ہو یا معاشرتی و اقتصادی سطح پر یا فکری و عملی سطح پر۔ درج بالا بحث سے مستنبط اہم نکات کو مختصر اپیش کیا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افادہ عام حاصل ہو سکے۔

1. کرونا وائرس ایک مسلمہ حقیقت ہے اور انسانی جان و مال سے متعلق اس کی تباہ کاریاں بھی ثابت شدہ ہے اور اس سے اب تک لاکھوں کے حساب سے لوگ ہلاک اور کروڑوں کے حساب سے مریض بن چکے ہیں اس لیے ایک فرد سے لے کر حکومتوں اور معاشروں تک سبھی کو اس کے خلاف جہاد کرنا ہو گا۔
2. کرونا وائرس کی وباء کے دوران ایک مسلمان کو چاہیے کہ انفرادی سطح پر حفاظت صحت و جان کے شرعی اصول پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو کرونا وائرس سے بچائے۔
3. ایک مسلمان کو انفرادی سطح پر چاہیے کہ وہ کرونا وائرس سے بچاؤ کی تمام تدابیر اختیار کر کے اپنے رب تعالیٰ پر توکل و تکیہ رکھے جس کا دین و شرع تقاضا کرتے ہیں۔
4. انفرادی سطح پر ایک مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو وباء کے دوران بلا عذر شرعی سفر سے اجتناب کیے رکھے جیسا کہ احادیث رسول ﷺ سے بالصرحت ثابت ہوا ہے۔
5. مسلمانوں کو چاہیے کہ فرد افراد اپنے آپ کو فرامین رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں سماجی دوری کی احتیاطی تدبیر پر عمل کریں جو کہ طبی و شرعی لحاظ سے واجب ہے۔
6. امت مسلمہ کے افراد پر لازم ہے کہ اس وباء کے دوران لاک ڈاؤن کے تدبیر پر بھرپور طریقے سے عمل پیرا رہیں جیسا کہ ارشادات نبوی ﷺ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔
7. ہر مسلمان فرد کو چاہیے کہ وہ اس متعدی موذی عالمگیر وباء کے دوران ضرورت مند طبقات کا خیال رکھے جیسا کہ قرآن و سنت میں انسانی فلاح و بہبود کے اقدامات پر عمل کی تاکید کی گئی ہے۔
8. جدید تیز ترین ذرائع ابلاغ میں غیر مستند خبروں اور تجزیوں کی بھی بھرمار ہے لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان پر یقین نہ کریں بلکہ مصدقہ اور مسلمہ ذرائع و اخبار پر ہی یقین و عمل کرے۔
9. نامساعد حالات میں ایک مؤمن پر لازم ہے کہ وہ ذہنی دباؤ کو ترک کر کے حالات کا مقابلہ کرے اور اپنے رب سے ہر حال میں صبر و شکر کی دولت کا طلبگار رہے جو کہ دین متین کا تقاضا ہے۔
10. کرونا وائرس کی وباء نے اس قدر تباہی و بربادی مچائی ہے کہ ہر ذی روح پریشان ہے لہذا ان حالات میں ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ مثبت سوچ و عمل کی راہ پر چلے جیسا کہ دین اسلام کی واضح تعلیمات سے ثابت ہے۔

حوالہ جات

(1) <https://www.unicef.org/pakistan/coronavirus-disease-covid-19-what-parents-should-know>

accessed on 9th June, 2021 at 6pm

(2) <https://covid19.who.int/> accessed on 9 June 2021 at 5pm

(3) <https://coronavirus.jhu.edu/map.html> accessed on June 9, 2021 at 6 pm

(4) <https://covid.gov.pk/stats/pakistan> accessed on 9 June 2021 at 6.30 pm

⁽⁵⁾<https://timesofindia.indiatimes.com/readersblog/myfantasies/impact-of-covid-19-on-society-and-environment-25587/> accessed on 9 June 2021 at 9:39 am

- (6) دہلوی، سید احمد، مولوی، فرہنگ آصفیہ، لاہور، اردو سائنس بورڈ، 2010ء، ج2، ص430
- (7) البقرہ: 2: 195
- (8) ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ، سنن الترمذی، ج4، ص249، رقم الحدیث 2517، شرکۃ مکتبہ ومطبعۃ مصطفیٰ البانی الجلیبی-مصر، 1975
- (9) مالک، مالک بن انس أبو عبد اللہ الأصبحی، موطا امام مالک، باب ماجاء فی الطاعون، رقم الحدیث 1589، ج2، ص62، دار احیاء التراث العربی-مصر
- (10) القشیری، مسلم بن الحجاج أبو الحسن النیسابوری، المسند الصحیح المختصر بختل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب اجتنب المحذور ونحوه، ج4، ص1752، رقم الحدیث 2231، دار احیاء التراث العربی-بیروت
- (11) بخاری، محمد بن اسمعیل-الجامع الصحیح، دار طوق النجاة۔ باب الاحامد۔ ج7، ص138، رقم الحدیث 5771
- (12) النسائی، أبو عبد الرحمن أحمد بن حنبل بن شعیب بن علی الخراسانی، السنن الکبری، باب ثواب الصابر فی الطاعون، ج7، ص68، رقم الحدیث 7485، مؤسسۃ الرسالۃ-بیروت، 2001ء
- (13) التوبۃ: 9: 60
- (14) الحجرات، 6: 49
- (15) الاسراء 36: 17
- (16) ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد بن معاذ بن مخنف، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، باب ماجاء فی الصبر وثواب الامر اض، رقم الحدیث 2896، ج7، ص155، مؤسسۃ الرسالۃ-بیروت، 1993
- (17) البخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، باب علامات النبوة فی الاسلام، ج4، ص202، رقم الحدیث 3616، دار طوق النجاة، 1422ھ
- (18) ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر، سنن أبی داؤد، باب فی حسن الظن، ج4، ص298، رقم الحدیث 4993،
- (19) الحجرات، 12: 49
- (20) البقرہ: 2: 186
- (21) المائدہ: 5: 6
- (22) قشیری، مسلم بن الحجاج النیسابوری۔ مسند صحیح دار احیاء التراث العربی بیروت باب فی الأمر بالتبیین وترك التنفیـ ج: 3، ص1359 رقم الحدیث 1733
- (23) الم نشرح 94: 5-6